93432 - روزہ رکھ کر اپنے ملك آئے تو وہاں رمضان کا چاند نظر ہی نہیں آیا

سوال

میرا سوال دو ملکوں میں رؤیت ہلال مختلف ہونے کے باوجود روزہ رکھنا فرض ہونے کے متعلق ہے، ہم سعودی عرب سے رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے ملك اردن گئے اور وہاں ظہر کے بعد پہنچے تو اردن میں رمضان کا چاند نظر نہیں آیا تھا، بہت سے مسافروں نے شرعی حکم معلوم نہ ہونے کی بنا پر روزہ نہیں رکھا تھا، اسکا حکم کیا ہے؟

کیا وہ اس دن کا روزہ قضاء کریں گے؟

اور جنہوں نے روزہ رکھا تھا تو کیا ان کا روزہ صحیح ہے، اور آیا وہ اردن کے ساتھ رمضان المبارک مکمل کریں گے، چاہے ان کے روزوں کی تعداد اکتیس دن ہو جائے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

سوال نمبر (50487) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ چاند کے مطلع جات مختلف ہوتے ہیں، اور مطلع مختلف ہونے کی بنا پر ہر ملك کی رؤیت بھی مختلف ہے، اور کسی ایک ملك اور علاقے میں چاند نظر آنے سے دوسرے ملك والوں پر روزہ رکھنا فرض نہیں ہو جاتا.

دوم:

ظاہر تو یہی ہوتا ہے۔ و اللہ اعلم۔ جو کسی ایسے ملك میں ہو جہاں رمضان کا چاند نظر آ جائے تو اس پر وہاں کے باشندوں کے ساتھ روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر وہ اسی دن ایسے ملك چلا جائے جہاں رمضان کا چاند نظر نہ آیا ہو، یہ اس لیے کہ رمضان کا چاند نظر آجانے کی بنا پر اس دن کا روزہ اس پر فرض ہو چکا ہے کیونکہ وہ اس ملك میں تھا جہاں چاند نظر آ گیا اور چاند نظر آنے کے بعد وہ دوسرے ملك گیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

تم میں سے جو شخص بھی اس مہینہ کو پائے اسے اسکا روزہ رکھنا چاہیے البقرة (185).

اور اس شخص نے اس ماہ کو پا لیا ہے اس لیے اس پر اسکا روزہ رکھنا فرض ہے۔

سوم:

رہا یہ مسئلہ کہ مہینہ کے ایام کو شمار کرنا، کہ اس میں اعتبار کہاں کا ہوگا، اور یہ اختلاف کہ آیا وہ پہلے ملك کے مطابق رمضان کا مہینہ پورا کرے، یا کہ اس ملك کے حساب کے مطابق جہاں وہ منتقل ہوا ہے؟

تو اس میں بہت سے فقہاء نے جو قاعدہ اور اصول بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ:

جس ملك میں وہ منتقل ہوا ہے اسکا اعتبار کیا جائیگا، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ "المجموع" (274 / 6) میں بیان کرتے ہیں:

تو اگر دوسرے ملك کے باشندوں نے تیس روزے پورے کیے تو وہ ان کے ساتھ ہی روزے رکھے گا۔ چاہے اس کے اعتبار سے وہ اکتیسواں روز ہو۔ لیکن اگر وہ انتیس روزے رکھتے ہیں تو پھر اس میں کوئی اشکال ہی باقی نہیں رہتا، کیونکہ اس طرح اسکا وہ تیسواں روزہ ہوگا، اور مہینہ کبھی انتیس اور کبھی تیس یوم کا ہوتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس نے کسی ایک ملك میں رہتے ہوئے روزے رکھنے شروع کر دیے اور پھر وہ دور کے ملك سفر کر گیا جہاں پہلے ملك میں چاند نظر آنے کے وقت چاند نہیں دیکھا گیا تو وہ روزہ کی ابتدا سے تیس روزے مکمل کرے (اگر ہم یہ کہیں کہ) ہر ملك کے لیے اسکا حکم ہے، تو اس میں دو وجہیں ہیں (ان میں صحیح ترین یہ ہے کہ) اسے ان کے ساتھ ہی روزے رکھنا ہونگے، کیونکہ وہ ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

اور اگر اس نے ایک ملك میں چاند دیکھا اور پھر اس نے عید بھی وہیں کی اور اس کے بعد بحری جہاز کسی ایسے ملك لے گیا کہ وہاں کے باشندے ابھی روزے کی حالت میں تھے تو کیا کرے؟

شیخ ابو محمد کہتے ہیں: جب ہم یہ کہیں کہ ہر ملك کا اپنا حکم ہے تو اسے اس دن کا باقی حصہ بغیر کچھ کھائے پیئے گزارنا ہوگا " انتہی۔

دیکھیں: المجموع (274 / 6)۔

اور ابن حجر الہیتمی رحمہ اللہ کی کتاب " تحفة المحتاج " میں ہے:

" مطلع جات مختلف ہونے کی بنا پر اگر ہم دوسرے ملك کے باشندوں پر روزہ رکھنا واجب نہیں کرتے، تو اگر ایک

شخص چاند نظر آنے والے ملك سے اس ملك سفر كرجائے تو صحيح يہی ہے کہ وہ ان کے ساتھ روزے ختم کرنے میں موافقت كريگا، چاہے اس نے تيس پورے بھی كر لیے ہونگے؛ كيونكہ جب وہ وہاں منتقل ہو گیا تو وہ بھی ان جيسا ہی ہو گیا ہے " انتہی۔

ديكھیں: تحفة المحتاج (3 / 383)۔

اور حنابلہ كى كتاب " الانصاف " میں درج ہے:

" الرعاية الكبرى میں کہا ہے: اگر جمعہ كى رات چاند نظر آنے والے ملك سے ہفتہ كى رات چاند نظر آنے والے ملك كوئى سفر كر جائے، اور اسنے اپنا مہینہ مكمل كر لیا، ليكن اس ملك كے باشندوں نے چاند نہ ديكا تو وہ بھی ان كے ساتھ ہی روزہ ركھے گا " انتہی۔

ديكھیں: الانصاف (3 / 273)۔

اس حكم كو بيان کرنے میں ہماری اس ويب سائٹ پر دور حاضر كے بہت سے علماء كرام كے فتاوى جات بھی نقل كيے گئے، آپ انہیں ديكنے كے لیے سوال نمبر (38101) اور (45545) اور (71203) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں۔

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے اس سے حاصل یہ ہوا کہ:

صحيح يہی تھا کہ آپ روزہ ركھتے اور اس دن كا روزہ مكمل كرتے كيونكہ یہ رمضان كى يكم تاريخ تھی، اس لیے کہ آپ ايسے ملك میں تھے جہاں چاند نظر آ چكا تھا، اس لیے آپ كے لیے روزہ ركھنا واجب تھا، چاہے آپ اسى روز اپنے ملك - جہاں ابھی رمضان كا چاند نظر آنے كا اعلان نہیں ہوا تھا - چلے جائیں۔

پھر جب آپ اس ملك چلے گئے جو پہلے ملك سے چاند نظر آنے میں ايك دن پیچھے ہے تو آپ وہاں كے لوگوں كے ساتھ روزے ركھنے كا اہتمام كرنا لازم ہے، چاہے آپ كے روزے اكتيس بھی ہو جائیں۔

والله اعلم .